وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمۃ للعالمین

اور

عقیدہ ختم نبوت

مؤلفین

محمد اسلم گل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن
صدر

امان جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)
ٹنڈو جہانیاں، حیدر آباد چھاؤنی، پاکستان

رحمۃ للعالمین ﷺ اور عقیدہ ختمِ نبوت

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل و اکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ ان کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ شانہٗ نے رحمۃ للعالمین، پیغمبرِ اسلام، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس پر سلسلہ نبوت کو ختم فرمایا، اب آپ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی اور رسول مبعوث نہیں ہوگا اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد کسی پر کسی قسم کی وحی کا نزول ہو سکتا ہے۔ اسلام کا یہی عقیدہ ''ختمِ نبوت'' کے مبارک نام سے مشہور و معروف ہے۔

الحمدللہ! پوری اُمتِ مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ختمِ نبوت جزوِ ایمان ہے اور جو کوئی کسی بھی معنی میں اس کا انکار کرے، وہ کافر اور مرتد ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ عقیدہ ختمِ نبوت اسلام کا قطعی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ یہ اسلام کے بنیادی

عقائد میں سے ایک ہے، جس پر ایمان لانا ہر مسلمان کا فرض ہے، یعنی ہر مسلمان اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ سیّد الاولین والآخرین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، اب قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی رسول۔ آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب (قرآن مجید) اور آپ ﷺ کی شریعتِ مطہرہ ساری انسانیت کے لئے تا قیامت ہدایت اور نجات کا آخری سرچشمہ ہیں۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص آپ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا، یا آپ ﷺ کے بعد کسی اور کو بھی نبی مانتا ہے، تو وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

عقیدہ ختمِ نبوت میں ہی اُمتِ مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ آج تک عقیدہ ختم نبوت کے مسئلے میں اُمت کی دو آراء نہیں ہوئیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد موجود ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب: ۴۰)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ نے قرآن مجید میں پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین ﷺ کی ختم نبوت اور رسالتِ عامہ کو اس طرح واضح فرمایا ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

(سورۃ الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: (آپ ﷺ) کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

یہ آیت مبارکہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی رسالتِ عامہ کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ تمام مخلوقات کے لئے رسول ہیں۔ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی احادیث مبارکہ جو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں، ذیل میں تبرکاً تحریر کی جاتی ہیں:

☆ رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین ﷺ کا پاک ارشاد ہے:

اب رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے، لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ کوئی نبی۔

(ترمذی شریف)

☆ رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین ﷺ نے اپنی مسجد (مسجد نبوی ﷺ) کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مساجد میں سے آخری مسجد فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد خاتم المساجد ہے۔

(مسلم شریف)

☆ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین اس وقت لکھا ہوا تھا جبکہ آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے۔

(مسند احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مثال، جو مجھ سے پہلے تھے،

اُس شخص کی مثال کی طرح ہے کہ جس نے ایک گھر بنایا اور اسے بہت عمدہ اور خوبصورت بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگائی (آپ ﷺ نے فرمایا) میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

(بخاری شریف)

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہ' فرماتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ (ترمذی)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر نبی کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام سرخ وسیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(مسلم)

☆ حضرت مالک ابن حویرث رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ' سے فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ تم ایسے ہو، جیسے ہارون (علیہ الصلوٰۃ والسلام) موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ (مستدرک حاکم)

☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ' ایک طویل حدیث کے ذیل میں سوال قبر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ

(منکر نکیر کے جواب میں) مسلمان کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، منکر نکیر یہ سن کر کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔ (درمنثور)

جھوٹے مدعیانِ نبوت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا!

عنقریب میری اُمت میں تیس کذاب (بہت زیادہ جھوٹے) ظاہر ہوں گے،

جن میں سے ہر ایک اپنے نبی ہونے کا (جھوٹا) دعویٰ کرے گا،

حالانکہ میں (اللہ تعالیٰ کا) آخری رسول ہوں

اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(ترمذی شریف)

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کا نبی ہونے کا دعویٰ کرنا، آپ ﷺ کی سخت ترین توہین ہے۔ یہ فتنہ حضور اقدس ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں بھی اُٹھا اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی، لیکن اس کی سرکوبی کر کے اسے کچل دیا گیا۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں مندرجہ ذیل دو شخصوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا:

1. **مسیلمہ کذاب** نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

(حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہٗ نے جہنم رسید کیا تھا)۔

2. **اسود عنسی** نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

(رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اسود عنسی کے لئے حضرت فیروز دیلمیؓ

کو بھیجا، جنہوں نے اس ناپاک کو واصلِ جہنم کیا)۔

(بحوالہ: هداية المستفيد : الجزا لثانی)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی دو افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا:

3. طلیحہ بن خویلد، جو قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے تھا، نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

(طلیحہ بن خویلد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مسلمان ہو گیا تھا اور اسلام پر ہی اُس کی موت واقع ہوئی)۔

4. سجاح بنت حارث نامی عورت نے جو قبیلہ بنی تمیم سے تھی، نبوت کا دعویٰ کیا تھا:

(سجاح کے متعلق بھی منقول ہے کہ اس نے توبہ کر لی تھی)۔

(بحوالہ: هداية المستفيد : الجز الثانی)

5. مختار بن ابی عبید ثقفی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا، یہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور خلافت کا واقعہ ہے۔ شروع شروع میں اُس نے اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کیا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلین کو تلاش کرنے کی مہم شروع کی، اس سلسلے میں جس شخص کو بھی شریک پایا، اس نے اُس کو قتل کروا دیا۔ چنانچہ بہت لوگ اس شبہ میں مارے گئے اور لوگوں نے بھی اس سے تعاون کیا۔ اسی محبتِ اہلِ بیت کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرنے لگے۔ جب لوگوں میں خوب مقبول ہو گیا تو نبوت کا دعویٰ کر دیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لاتے ہیں۔

(بحوالہ: هداية المستفيد : الجزا لثانی)

6. حارث نامی شخص نے عبدالملک بن مروان کے دورِ خلافت میں

نبوت کا دعویٰ کیا، جس کو فوراً قتل کر دیا گیا۔

(بحوالہ: هداية المستفيد : الجزا لثانی)

7. بنو عباس کے دورِ سلطنت میں بھی بہت سے احمقوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ (بحوالہ: هداية المستفيد : الجزالثانی)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بعد دینی احکام میں علمائے اُمّت کے اجماع کا درجہ آتا ہے، جس کو حجت مانا جاتا ہے۔اس لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک، ہر زمانے میں، ہر ملک کے علمائے کرام اور مسلمانوں کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ رحمۃ للعالمین،حضور اقدس ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا اور جو شخص اس کی جھوٹی نبوت کو تسلیم کرے گا، وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔

یوں تو دورِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بعد کئی ایک مدعیانِ نبوت نے اپنی جھوٹی نبوت کا فتنہ کھڑا کیا، لیکن وہ علمائے ربانی کی کوششوں سے اپنے بُرے انجام کو پہنچا۔ اُمّتِ مسلمہ نے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ناموس اور عزت وحرمت پر قربان ہوتے ہوئے ہر دور کے جھوٹے نبی اور اس کی جھوٹی نبوت، دونوں کو ہی دفن کر دیا۔ امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہؒ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقع دیں کہ میں اپنی نبوت کی علامت پیش کروں، اس پر امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا!

جو شخص اس جھوٹے مدعیِ نبوت سے نبوت کی علامت طلب کرے گا،

وہ بھی کافر ہو جائے گا، کیونکہ حضور اقدس ﷺ یہ فرما چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(مناقب امام اعظمؒ)

ختم نبوت کے بارے میں علماءِ اُمت کے فیصلے

امت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ ختم نبوت کا انکار کفر ہے اور رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے بعد کسی طرح کے بھی نئے نبی آنے کے جواز کا عقیدہ رکھنے والا قطعاً کافر ہے، جس کا کچھ اندازہ حسب ذیل تصریحات سے لگایا جا سکتا ہے۔

(1) علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''کتاب الملل والنحل'' میں فرماتے ہیں:

''اور یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے ہرگز نہیں ہو سکتا''۔

(2) حضرت علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الاعتقاد فی الاعتقاد'' میں ارشاد فرماتے ہیں:

''بے شک امت نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی) سے اور قرائن احوال سے بالاجماع یہی سمجھا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور یہ کہ نہ اس میں کوئی تاویل چل سکتی ہے اور نہ تخصیص، پس اس کا منکر، اجماع کا منکر ہوگا''۔

(3) حضرت قاضی عیاض، شفاء میں تحریر فرماتے ہیں:

''جو شخص حضور اقدس ﷺ کے ساتھ کسی کی نبوت کا یا آپ ﷺ کے بعد

دعویٰ کرے یا اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے یا صفاءِ قلب کے ذریعہ نبوت کے مرتبہ تک پہنچے اور کسب سے اس کو حاصل کرنے کو جائز سمجھے اور ایسے ہی وہ شخص جو یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نبوت آتی ہے، اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو، پس یہ سب کے سب کفار ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ اس لئے کہ آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں''۔

(4) شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ، شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے ''**الیواقیت والجواھر**'' جلد **2**، صفحہ **71** میں فرماتے ہیں:

''جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق سے حضرت محمد ﷺ کے بعد رسالت کا دروازہ قیامت تک بند کر دیا ہے''۔

(5) ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

''ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے''۔

(بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زرّیں اصول)

فتنہ قادیانیت

اُنیسویں صدی کے آخر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز سرکار کی سرپرستی میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ سادہ لوح مسلمان اِس کی چرب زبانی اور جھوٹے دعوؤں کو نہ سمجھ سکے اور انگریز سرکار نے اپنے اس خود کاشتہ پودے کی خوب آبیاری کی، جس کی وجہ سے یہ وجود میں آیا۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتدائی دعوے کئے، جس سے مستقبل میں جھوٹے مدعیِ نبوت ہونے کے اشارے ملتے تھے، تو

علمائے لدھیانہ (اللہ تعالیٰ انہیں اپنے شایانِ شان بہترین جزائے خیر عطا فرمائے) نے مرزا غلام احمد قادیانی کی لدھیانہ آمد کے موقع پر اعتراضات کئے اور ان جھوٹے دعوؤں کی وضاحت چاہی، جس پر مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ یہ علماء تنگ نظر ہیں اور میری شہرت سے جلتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتدائی طور پر عیسائیوں اور آریوں سے مناظرے کی آڑ میں اپنے آپ کو مناظرِ اسلام کی حیثیت سے متعارف کروایا اور اس کے بعد جھوٹے دعوؤں کا سلسلہ شروع کر دیا۔

❖ مالیخولیا مراق... مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرتناک بیماری

مرزا غلام احمد قادیانی کو ویسے ہی انگریز حکومت نے مسلمانوں کی قیادت کے خواب دکھلا رکھے تھے اور اس پر ہر وقت اپنے آقا انگریز کی اطاعت اور مسلمانوں کی مذہبی پیشوائی کا سودا سوار رہتا ہی تھا کہ سونے پر سہاگہ یہ ہوا کہ اس کو ''مالیخولیا مراق'' کی عبرت ناک بیماری نے اپنے شکنجہ میں لے لیا، جس کی دلیل قادیانیوں کی کتاب سیرۃ المہدی، جلد **1** کے صفحہ **13** پر تحریر ہے۔ کتاب ہذا میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو سب سے پہلے مالیخولیا مراق کا دورہ اس کے بیٹے بشیر احمد کی موت کے بعد **1888**ء کے بعد) پڑا ہے۔

''بیان کیا مجھ سے حضرتِ والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی والد صاحب) کو پہلی دفعہ دورانِ سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اوّل کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اُتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی یہ دورہ خفیف تھا..... والدہ صاحبہ فرماتی ہیں، اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاتھ پاؤں

ٹھنڈے ہوجاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے، خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر آتا تھا اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے، پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہ رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی''۔ (سیرۃ المہدی، جلد، 1، ص 13، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مالیخولیا مراق کی بیماری کے بارے میں اطباء فرماتے ہیں:

(1) مالیخولیا خیالات وافکار کے طریق طبعی سے متغیر بخوف وفساد ہو جانے کو کہتے ہیں..... بعض مریضوں میں گاہے بگاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب داں سمجھتا ہے اور اکثر ہونے والے امور کی پہلے خبر دے دیتا ہے..... اور بعض میں یہ فساد یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ فرشتہ ہوں اور کبھی اس سے بڑھ جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگتا ہے۔

(بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زرّیں اصول، صفحہ 176)

(2) مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں، جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو، مثلاً: مریض صاحب علم ہوتو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے، خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔ (بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زرّیں اصول، صفحہ 177)

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے 86 دعوے ایسے ملتے ہیں، جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ذی شعور شخص ایسے دعوے نہیں کرسکتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی 1880ء تک اپنے کو مصلح ہونے کا دعویٰ کرتا رہا، 1882ء میں

مجدد ہونے کا، **1891**ء میں مسیح موعود کا، **1898**ء میں مہدی ہونے کا اور **1899**ء میں ظلی بروزی نبوت کا اور **1901**ء میں باقاعدہ نبوت کا دعویٰ کیا، ان میں سارے اہم دعوے مالیخولیا مراق کی بیماری میں لاحق ہونے کے بعد کے ہیں، اس لئے ان کو اسی بیماری کا اثر سمجھنا چاہئے۔ ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کے چند دعوے تحریر کئے جاتے ہیں:

بیت اللہ ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے **1882**ء میں یہ دعویٰ کیا!

''خدا نے اپنے الہام میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے''۔

(اربعین ص **4**، روحانی خزائن، جلد **17**، ص **445**)

مجدّد ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے **1882**ء میں مجدّد ہونے کا دعویٰ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا!

''جب تیرہویں صدی کا اخیر اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خداتعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدّد ہے''۔

(کتاب البریہ ص **168** بر حاشیہ، روحانی خزائن جلد **13**، ص **103**)

مامور ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے **1882**ء میں مامور ہونے کا دعویٰ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا!

''میں خداتعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں''۔

(کتاب البریہ در روحانی خزائن، جلد **13**، ص **203**)

نذیر ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1882ء میں نذیر ہونے کا دعویٰ کیا!

ترجمہ: ''خدا نے تجھے قرآن سکھلایا تا کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے، جن کے باپ دادا ڈرائے نہیں گئے''۔

(تذکرہ ص 44، براہین احمدیہ در روحانی خزائن، جلد 1، ص 69)

آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1883ء میں دعویٰ کیا!

ترجمہ: ''اے آدم، اے مریم، اے احمد! اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے، جنت میں یعنی نجاتِ حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ، میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے''۔

(تذکرہ ص 70، براہین احمدیہ روحانی خزائن، جلد 1، ص 590 حاشیہ)

تشریح

''مریم سے مریم اُمّ عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد اس جگہ حضرت خاتم الانبیا ﷺ مراد ہیں اور ایسی ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کیے گئے ہیں، ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہیں، بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے''۔

(مکتوباتِ احمدیہ اوّل، ص 82، بحوالہ تذکرہ، ص 70)

رسالت کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1884ء میں رسالت کا دعویٰ کیا!

ترجمہ: ''میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی، کہہ میں تم سب کی طرف

بھیجا گیا ہوں"۔

(اربعین نمبر 2، ص 7 روحانی خزائن جلد 17، ص 353)

مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1891ء میں مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا!

الہام: ترجمہ: (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔

(تذکرہ ص 185، ازالہ اوہام در روحانی خزائن جلد 3، ص 432)

صاحب کن فیکون ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1892ء میں یہ دعویٰ کیا!

الہام: تیری بات یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جائے گی۔

(تذکرہ ص 203، براہین احمدیہ حصہ 5 در روحانی خزائن ص 124، جلد 21)

مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1894ء میں مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا!

ترجمہ: "خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے"۔

(تذکرہ ص 257، اتمام الحجہ در روحانی خزائن، جلد 8 ص 275)

امامِ زماں ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1898ء میں امام زماں ہونے کا دعویٰ کیا!

"سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت

سے میں امام زماں ہوں"۔

(ضرورۃ الامام در روحانی خزائن، جلد 13، ص 495)

ظلی نبی ہونے کا دعویٰ

"جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوتِ محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں، تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا"۔ (روحانی خزائن، جلد 18، ص 212)

نبوت و رسالت کا دعویٰ

(1) "ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے"۔

(براہین احمدیہ حاشیہ در روحانی خزائن، جلد 1، ص 593)

(2) "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔

(دافع البلاء در روحانی خزائن جلد 18، ص 231)

(3) "میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی"۔

(ایک غلطی کا ازالہ در روحانی خزائن، جلد 18، ص 211)

(4) "خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا"۔

(تذکرہ ص 492، اربعین نمبر 3 در روحانی خزائن، جلد 17 ص 426)

(5) "وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا، تا کہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان تھا"۔

(دافع البلاء در روحانی خزائن، جلد 18، ص 225,226)

صاحب شریعت اور رسول ہونے کا دعویٰ

(1) ”اور کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں“۔

(اشتہار معیار الاخیار، ص 3 منقول از تذکرہ ص 352 مطبوعہ ربوہ)

(2) ”ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا“۔

(حقیقۃ الوحی در روحانی خزائن، جلد 22، ص 105)

(3) ”بے شک تو رسولوں میں سے، سیدھی راہ پر ہے“۔

(حقیقۃ الوحی در روحانی خزائن، جلد 22، ص 122)

(4) ”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے“۔

(انجام آتھم در روحانی خزائن، جلد 11، ص 62)

قارئین کرام! مندرجہ بالا دعوے، مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے ہیں، جن کو پڑھ کر ہر ذی شعور شخص یہی کہتا ہے کہ ایسے دعوؤں کی بنیاد روحانیت، عقلیت پر نہیں ہو سکتی بلکہ صرف اور صرف مادیت پرستی، بدعقلی اور کذب پر ہے۔ درحقیقت ان سب دعوؤں کے دو بڑے محرکات ہیں۔

(1) مسلمانوں میں افتراق پیدا کر کے حکومتِ برطانیہ کی کاسہ لیسی (نمک حلالی) کرنا۔

(2) مالیخولیا مراق کا اثر ظاہر ہونا۔

(بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زرّیں اصول)

فتنہ قادیانیت: برصغیر کا سب سے بڑا فتنہ

فتنہ قادیانیت، انگریزی دور میں برصغیر پاک وہند کا سب سے بڑا فتنہ رہا ہے، جس کی وجہ سے سارے عالم میں امن وامان متاثر ہوا اور پورے عالم کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے۔ظاہر ہے کہ فتنہ جتنا بڑا ہوگا اس کی سرکوبی میں اتنی مشکل ہوگی اور اس راہ کی مشکلات اس راہ کے غازیوں کو چاروں طرف سے گھیرے میں لیں گی، تاہم یہ حقیقت ہے کہ اگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی مدد ونصرت شامل حال نہ ہوتی تو اس فتنہ کی پسپائی بہت مشکل تھی ۔ذیل میں وہ وجوہات تحریر کی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے ''**فتنہ قادیانیت**'' وقت کا سب سے بڑا فتنہ بنا۔

(1) اس فتنہ نے ایک ایسے خاندان میں جنم لیا جو سالہا سال سے بدیشی حکومت کے لئے آنکھیں بچھا رہا تھا۔ظاہر ہے کہ حکومت کی طرف سے جو مراعات اس خاندان کو مل سکتی تھیں، وہ اس حکومت کی اس رعایا کو نہ مل سکتی تھیں، جو اس بدیشی حکومت کو ہندوستان سے نکالنا بھی اپنے قومی فرائض میں سے سمجھتے تھے۔امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری اس صورت حال سے دوچار تھے۔تحریک آزادی ہند میں وہ انگریز حکومت سے لڑ رہے تھے اور تحفظ اسلام کے لئے وہ اسلام میں داخل کئے جانے والے بیرونی افکار سے فکری جنگ رکھتے تھے۔

(بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زریں اُصول)

(2) فتنہ قادیانیت سے پہلے ہندوستان میں مسلمانوں میں تحریک آزادی رائے تیزی سے چل چکی تھی اور مسلمانوں کا ایک مستقل فرقہ سامنے آچکا تھا جو اس بات کا مدعی تھا کہ قرآن وحدیث سمجھنے میں ہمیں علماء محققین کی پیروی کی ضرورت نہیں۔

ہم قرآن وحدیث کو نئے سرے سے سوچنے کی خود استعداد رکھتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس زمین میں جب مرزا غلام احمد قادیانی قرآن و حدیث کو نئی تشریحات مہیا کرے گا تو یہ زمین بہت جلد نئے برگ وبار سے لہلہائے گی اور دین میں تحریک آزادی رائے قادیانیت کا بیج بویا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کتاب وسنت کو نئے معنی مہیا کرنے میں شمشیر بکف تھا۔ آئمہ اربعہ کی تقلید میں رہ کر اسے یہ من مانی کی کاروائی کرنی بہت مشکل تھی۔

وہ خود لکھتا ہے:

"پس سوچو اور سمجھو کہ جس شخص کے ذمہ اسلام کے 73 فرقوں کے نزاعوں کا فیصلہ کرنا ہے، کیا وہ محض مقلد کے طور پر دُنیا میں آسکتا ہے"۔

(تحفہ گولڑویہ قدیم، ص 42، روحانی خزائن، جلد 17، ص 157)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو غیر مقلدین میں رکھا، یہ محض اس لئے کہ اسے براہِ راست قرآن وحدیث سے استدلال کرنے کا موقع ملتا رہے۔

(بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زریں اُصول)

(3) مسلمان رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی محبت میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں۔ خاتم الانبیا ﷺ کی عزت پر قربان ہونا مسلمانوں میں ایک بہت بڑا اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں سے اس جذبہ محبت کو نکالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کو ایک دوسرا متبادل نظریہ دیا کہ حضور اقدس ﷺ اپنے اس دوسرے بروز میں اپنی پہلی حیثیت سے بہت بڑھ کر ہیں اور آپ ﷺ کی وہ بروزی صورت میں ہوں، اس میں صاف طور پر حضور اقدس ﷺ کی شخصیت کریمہ کو گرانے کا نغمہ زیرلب تھا، جو اس شخص نے بڑی آب وتاب سے گایا اور بہت کم لوگ یہ سمجھ پائے

کہ یہ شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) ایک گہری سوچ سے مسلمانوں کے دلوں سے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی عظمت (بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر) نکالنے کے درپے ہے۔

اسلام کی آبرو اب تک کبھی اس پیرایہ میں نہ لوٹی گئی تھی، جس سے اب مسلمان دوچار رہتے، بہر حال مرزا غلام احمد قادیانی نے برملا کہا!

روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک

میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ وبار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 114، روحانی خزائن جلد 21، ص 144)

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں اس کے ایک ثنا خوان نے کہا!

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں

اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل

غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار البدر میں مورخہ 25/اکتوبر 1906، صفحہ 14 پر یہ نظم شائع کی گئی)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی شخصیت کریمہ کے برابر کسی دوسری شخصیت کو لانا یہ کھیل اب تک کسی فرقہ سے نہ کھیلا گیا تھا، سو قادیانیت اسلام کی سابقہ صدیوں سے بڑھ کر ایک فتنہ تھا، جس کی مثال اوّل و آخر نہیں ملتی۔ یہ وہ فتنہ ہے، جس میں خود حضور اقدس ﷺ کی شخصیت کریمہ زیر بحث لائی گئی۔ (بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زریں اصول)

(4) مسلمانوں میں آپس میں جتنے اختلافات پہلے سے تھے، ان میں کوئی فتنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مرکزیت کے خلاف نہ تھا۔ قادیانی فتنہ نے براہِ راست

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے قادیان کو مکہ مکرمہ کے برابر ٹھہرایا گیا اور اسے اس پر ذرا بھی غیرت نہ آئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

زمینِ قادیاں اب محترم ہے

ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

(درثمین اردو، ص 52)

مرزا بشیر الدین محمود نے اور کھل کر بات کہہ دی!

"مکہ مکرمہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے"

(حقیقۃ الرویا: ص 46)

(5) پڑھے لکھے نوجوانوں کو اعلیٰ ملازمتوں اور اعلیٰ داخلوں کے لئے کبھی اس طرح کی بھی داڑھی رکھنی پڑتی جو افسروں میں قادیانی ہونے کا نشان سمجھی جاتی تھی۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں ان لوگوں کے لئے جو انتہائی ضرورت مند اور محتاج ہوتے اپنے ایمان کو بچانا اور ایسے خطرناک مواقع سے بچ نکلنا خاصا مشکل ہوتا ہوگا۔

اس کے علاوہ کئی اور وجوہ بھی ہوں گی، جن کے پیشِ نظر انگریز حکومت برصغیر میں قادیانیت کو فروغ دینا چاہتی تھی اور یہ بات تو کسی سے مخفی نہ ہوگی کہ یہ پودا ان کے ہی ہاتھوں کا لگایا ہوا تھا۔ (بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زریں اُصول)

قادیانیت کا پودا انگریزوں نے کس طرح کاشت کیا؟

قادیانت کا پودا انگریزوں نے کس طرح کاشت کیا؟ اس کے لئے چند اُمور کو جاننے کی اشد ضرورت ہے۔

(1) ہندوستان کے برطانوی عہد میں والیان ریاست انگریزوں کے دل سے وفادار تھے، انہیں یوں سمجھا جائے جیسے وائسرائے دہلی کے سامنے صوبوں کے گورنر ہوتے ہیں۔ کشمیر کی مسلم ریاست میں راجہ ہری سنگھ کی حکومت تھی اور راجہ بذاتِ خود انگریزی عملداری کا وکیل تھا۔ انگریزوں نے جو کام لینا ہوتا تھا، وہ ان والیانِ ریاست کے ذریعہ بآسانی لے سکتے تھے۔

(2) ریاست جموں اور سیالکوٹ ساتھ ساتھ ہیں، راجہ ہری سنگھ (مہاراجہ کشمیر) کے شاہی طبیب، بھیرہ (ضلع سرگودہا) کے ایک حکیم تھے، اُن کا نام نورالدین تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی، قادیان میں کچھ شرمناک کاموں میں ملوث ہوا اور قادیان چھوڑ کر مجبوراً سیالکوٹ آگیا اور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں بطور عرضی نویس ملازم ہوگیا۔ یہیں حکیم نورالدین اور مرزا غلام احمد قادیانی میں دوستی ہوئی۔ بعدازاں پھر ایسا وقت آیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جب قادیان آیا تو کچھ وقت کے بعد حکیم نورالدین بھی قادیان آگیا۔ حکیم نورالدین قرآن وحدیث کے عالم تھے، **اہلِ حدیث (غیر مقلد)** مسلک رکھتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ میں عملیات میں لگ گیا، معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو عملیات پر حکیم نورالدین نے ہی لگایا ہوگا۔

(3) مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین میں اس وقت کس کی شہرت زیادہ تھی، حکیم نورالدین تو راجہ ہری سنگھ (مہاراجہ کشمیر) کے شاہی طبیب تھے اور مرزا غلام احمد قادیانی اس وقت گمنامی کی حالت میں تھا، کیونکہ وہ قادیان سے سیالکوٹ محض اس لئے آگیا تھا کہ اب اسے قادیان رہنے میں شرم محسوس ہوتی تھی، اب ظاہر ہے جو گمنامی میں وقت بسر کر رہا ہو، ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں معمولی عرضی نویس ہو، اس کی

وائسرائے ہند تک کیسے رسائی ہوگی؟ اس میں مرکزی کردار حکیم نورالدین ہی کا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی سیالکوٹ کی ملازمت 1864ء سے 1868ء تک ہے۔

(4) حکیم نورالدین کی نشاندہی پر راجہ ہری سنگھ کو مرزا غلام احمد قادیانی کا پتہ چلا اور راجہ ہری سنگھ نے وائسرائے تک یہ بات پہنچائی کہ ایک شخص ایسا مل گیا ہے، جو مسیح ہونے کا دعویٰ کرے اور جہاد کو منسوخ قرار دے۔ اپنے عملیات کے بل بوتے پر وہ کچھ شعبدے دکھائے اور اسے کچھ ایسے لوگ مل جائیں جو اسے اپنا حضرت اور پیر مان لیں، یہ وہ ترتیب تھی، جس سے اس پودے کی برطانیہ کے حق میں کاشت ہوئی۔

(بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زرّیں اصول)

اہل ایمان کے برخلاف قادیانی یہ گمراہ کن عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے اور اس کی جھوٹی نبوت کا انکار کرنے والے کافر ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواریوں نے نہایت کفریہ اور گمراہ کن تحریریں لکھی ہیں، جو اسلامی عقائد کے سراسر خلاف ہیں۔ قادیانیوں نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا برملا آغاز کیا نیز رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اہل بیتؓ اور اولیائے کرامؒ کے خلاف ہتک آمیز الفاظ استعمال کیے۔ قادیانیوں کی اس ناپاک حرکتوں کی وجہ سے نہ صرف برصغیر پاک و ہند، بلکہ پوری دُنیا کا امن و امان متاثر ہوا، مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے اور پورے عالم میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرتناک موت

مرزا غلام احمد قادیانی اکثر یہ دعویٰ کیا کرتا تھا:

''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں''

لیکن ..... وہ برانڈ رتھ روڈ لاہور کی لیٹرین میں مرگیا۔

(بحوالہ: شعورِ ختم نبوت اور قادیانیت شناسی)

مرزا غلام احمد قادیانی 26 رمئی 1908ء بروز منگل وبائی ہیضہ میں مبتلا ہو کر نہایت عبرت کی موت مرگیا۔ میر ناصر نواب (مرزا غلام احمد قادیانی کے خسر) لکھتے ہیں:

حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا، جب آپ کو تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا، جب میں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

''میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے''

اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی، یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔

(حیاتِ ناصر، ص 14 مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی)

علماءِ حق اور قادیانی گروہ

مرزا غلام احمد قادیانی کی کفریہ اور گمراہ کن تحریروں کی وجہ سے کسی مسلمان یا عالم دین کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ خاموش رہ سکتا۔ اس بناء پر علمائے لدھیانہ (اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے) نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے لئے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ مرزا قادیانی کی زندگی میں جن علماء کرام نے اس کا ہر محاذ پر اور ہر میدان میں تعاقب اور مقابلہ کیا، ان میں مولانا عالم آسیؒ، ڈاکٹر عبدالحکیم

پٹیالویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا سعد اللہ لدھیانویؒ، مولانا کرم دینؒ بھیں والے، مولانا عبدالحق غزنویؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اور حافظ محمد شفیع سنگھرویؒ نمایاں ہیں۔ مرزا قادیانی کی وفات کے بعد جب یہ فتنہ ایک مستقل اور منظم جماعت کی شکل اختیار کر گیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں محدث العصر حضرت سیّد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث دارالعلوم دیو بند) کو متوجہ کر دیا۔ انہوں نے علمی محاسبہ کے ساتھ ساتھ جماعتی طور پر مقابلہ کرنے کے لئے مجلس احرار الاسلام کے سرخیل خطیب ہند حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہاتھ پر بیعت کر کے انہیں امیر شریعت مقرر کیا اور ان کی پوری جماعت کو ان کے مقابلہ میں لاکھڑا کر دیا۔ میدانِ مناظرہ میں آپ کے فاضل شاگرد مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، مولانا محمد بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی، مفتی محمد شفیع دیوبندی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور مولانا محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ تعالیٰ کو تیار کر دیا۔ آج دُنیا بھر میں قادیانیت کے محاذ پر جس قدر کام ہو رہا ہے، یہ سب فیض حضرت سیّد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

(بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زرّیں اُصول)

شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبالؒ فتنہ قادیانیت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

"قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے، قادیانی اسلام اور وطن کے غدار ہیں"۔

(بحوالہ: شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی)

تقسیم ہند کے حوالے سے قادیانیوں کے بیانات

(1) "ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک

پاکستان کا بننا اصولاً غلط ہے"۔

(تقریر مرزا محمود احمد قادیانی، الفضل قادیان، 12/ پریل 1947ء)

(2) "میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں، بلکہ مجبوری سے اور ہم کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح دوبارہ متحد ہو جائیں"۔

(تقریر محمود احمد قادیانی، الفضل قادیان، 16/مئی 1947ء)

(3) ممکن ہے کہ عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں (مسلم اور ہندو) الگ الگ رہیں، مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ یہ دوری جلد دور ہو جائے، بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے"۔

(روزنامہ الفضل، مورخہ 17/مئی 1947ء)

ظفر اللہ خان قادیانی بطور وزیر خارجہ پاکستان

1947ء میں پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ قادیانیوں نے انگریزوں سے گٹھ جوڑ کر کے ظفر اللہ خان قادیانی کو پہلے مسلم لیگ کا وکیل مقرر کیا اور پھر پاکستان بننے کے بعد وزیر خارجہ کے منصب پر فائز کیا۔ بعض دیگر اہم کلیدی اسامیوں پر بھی قادیانی براجمان ہو گئے۔ جناب رائے کمال صاحب تحریر کرتے ہیں:

"پاکستان کی پہلی کابینہ کے حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز وائسرائے کے دباؤ کے تحت قائد اعظم محمد علی جناح کو بادل نخواستہ بعض ایسے فیصلے کرنے پڑے، جن میں قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کا تقرر، جوگندر ناتھ منڈل کو وزیر قانون بنانا اور آزاد پاکستان کی افواج کا کمانڈر انچیف ایک انگریز جنرل (ڈگلس گریسی) کو بنانا شامل ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ظفر اللہ خان قادیانی کی باؤنڈری کمیشن میں پاکستان موقف کی وکالت سے دل برداشتہ ہو کر قائد اعظم محمد علی جناح انہیں کسی طرح بھی وزیر نہیں بنا رہے تھے،

مگر انگریز وائسرائے نے اس کی تقرری پر بہت اصرار کیا، بلکہ یہاں تک دھمکی دی اگر ظفر اللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ نہ بنایا تو اختیارات کی منتقلی کا اعلان نہیں کیا جائے گا۔

(بحوالہ: سازشوں کا دیباچہ، قادیانیت از راۓ کمال، ص 195)

قائد اعظم محمد علی جناح نے ظفر اللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ بنا تو لیا، مگر اس کی کارکردگی سے کبھی مطمئن نہیں ہوئے۔ 1948ء میں راجہ صاحب محمود آباد کی کراچی آمد کے موقع پر قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنے خدشات کا برملا اظہار کرتے ہوئے فرمایا!

"قادیانی وزیر خارجہ کی وفاداریاں مشکوک ہیں، میں ان پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہوں اور عملی اقدامات کرنے کے لئے مجھے مناسب وقت کا انتظار ہے"۔

(بحوالہ: قادیانیت کا سیاسی تجزیہ، ص 475)

افسوس! اس مناسب وقت سے قبل، جس کا قائد اعظم محمد علی جناح کو انتظار تھا، آپ 11 ستمبر 1948ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات کے تین دن بعد 14 ستمبر 1948ء کو انگریز گورنر فرانس موڈی کی خاص دلچسپی سے چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے کنارے 1033 ایکڑ، 7 کنال اور 8 مرلے اراضی انجمن احمدیہ کو ایک آنہ فی مرلہ کے حساب سے دے دی گئی۔ قادیانیوں نے اپنا مرکز قادیان سے ربوہ منتقل کر لیا اور حکومت پاکستان کے مقابلے میں ایک متوازی حکومت قائم کر لی۔ جماعت کا لیڈر امیر المؤمنین بن بیٹھا، وزارتوں کے مقابلہ میں نظارتیں قائم ہو گئیں، افواج پاکستان کے مقابلے میں خدام الاحمدیہ کا ظہور ہوا اور ربوہ میں کسی غیر احمدی کا داخلہ قانوناً بند کر دیا گیا۔

(ماہنامہ لولاک، شمارہ اپریل 2001ء)

مہاتما گاندھی کے قتل پر قادیانی سربراہ نے پنڈت نہرو کے نام تعزیت نامہ کا
پیغام ان الفاظ سے بھیجا:

''خدا جانتا ہے کہ باوجود اس کے کہ ہمیں ہمارے مقدس مرکز (قادیان) سے زبردستی نکالا گیا ہے، مگر ہم آپ کے اور آپ کی حکومت کے خیر خواہ ہیں''۔

(بحوالہ: مسئلہ کشمیر اور قادیانی امت، ص **95**)

پاکستان کا سب سے پہلا سیاسی مسئلہ

صوبہ بلوچستان کو قادیانی سٹیٹ میں تبدیل کرنے کی تجویز **1948** ء میں مرزا محمود احمد قادیانی نے ان الفاظ میں پیش کی:

''بلوچستان کی کل آبادی پانچ لاکھ ہے، زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے، لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا تو مشکل نہیں۔ پس جماعت اگر اس طرف پوری توجہ دے تو اس صوبہ کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ ایسا ہوگا، جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں۔ پس میں جماعت کی توجہ اس بات کی طرف دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے یہ عمدہ موقع ہے، اس سے فائدہ اٹھائیں اور اسے ضائع نہ ہونے دیں، پس جدوجہد کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنا لو تاکہ تاریخ میں آپ کا نام رہے''۔

(مرزا محمد احمد قادیانی کا بیان، الفضل **13** / اگست **1948**)

پاکستان بنے جب چھ سال ہو گئے تو یہاں پہلا سیاسی مسئلہ اٹھا کہ قادیانیوں کو آئین میں بھی ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، یہ حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا

خلوص تھا کہ پاکستان بنتے ہی مجلس احرار اسلام نے سیاست سے کنارہ کش ہو کر خالصتاً اسی مسئلہ پر اپنی زندگی وقف کر دی اور تاریخ گواہ ہے کہ حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے جو کچھ کہا تھا، وہ ہو کر رہا اور قادیانی اس ملک میں قانونی طور پر بھی غیر مسلم ٹھہرے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی یہ آواز صرف پاکستان میں نہیں، بلکہ دنیا کے مختلف گوشوں میں سنی گئی۔

فتنہ قادیانیت: امن عالم کو تہہ و بالا کرنے والا فتنہ

قادیانیوں کی کفریہ اور گمراہ کن سرگرمیوں کی وجہ سے نہ صرف عالم اسلام کو دھچکا لگا، بلکہ سارے عالم میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں کو اس فتنے کی خبر ہوتی گئی تو ان میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ قادیانیوں نے **1952**ء کو قادیانیت کا سال قرار دیتے ہوئے، جنوری **1952**ء میں قادیانی خلیفہ مرزا محمد احمد نے یہ اعلان مشتہر کروایا:

"ہم ہمت کریں اور تنظیم کے ساتھ کام اور محنت کریں تو 1952ء میں ایک انقلاب بپا کر سکتے ہیں، 1952ء گزرنے نہ دیجئے کہ احمدیت کا رعب دشمن (مسلمان) اس رنگ میں محسوس نہ کرلے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جا سکتی اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی گود میں آگرے"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 6 / جنوری 1952ء)

اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے 13 / جولائی 1952ء کو لاہور میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جبکہ 16 اور 18 / جولائی 1953ء کو کراچی میں جلسہ منعقد ہوا، جس میں قادیانی فرقے کے مکمل مقاطعے کی تجویز کی منظوری کے ساتھ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا، ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارتِ خارجہ کے عہدے سے سبکدوش کرنے اور تمام کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو ہٹانے کے مطالبے کیے گئے۔ حکومت پاکستان نے مطالبات مسترد کر دیے، جس پر تحریک ختم نبوت چلائی گئی۔

تحریکِ ختم نبوت

ان حالات میں امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور پانچ سو بیعت کرنے والے علماءِ کرام اور تمام مکاتب فکر کے بزرگوں کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، دین کی بقاء کے لئے اور پاکستان کے اسلامی تشخص کے لئے میدانِ عمل میں اُتر آئیں۔ پنجاب میں حکومت نے مارشل لاء لگایا، تمام رہنما اور اکابرین گرفتار کر لئے گئے۔ ہزاروں نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ایک لاکھ سے زائد علماء کرام اور جانثاران ختم نبوت پابند سلاسل ہوئے۔ حکومت وقتی طور پر تحریک کو ٹھنڈا کرنے میں کامیاب ہوگئی، مگر اس تحریک سے نہ صرف پاکستان، بلکہ پورے عالم میں مسلمانوں کے دلوں میں قادیانیوں کی نفرت بیٹھ گئی اور قادیانیت ایک گالی بن گئی۔ **1954**ء میں دوبارہ علماء کرام جمع ہوئے اور مجلس تحفظ ختم نبوت ازسرِ نو فعال ہوئی۔ امیر شریعت سیّد عطاء اللہ بخاریؒ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور مولانا محمد علی جالندھری ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے اور دیگر علماء کرام نے بھی شرکت فرمائی۔

1974ء تک مختلف کانفرنسوں اور مجلسوں میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبات ہوتے رہے۔ حکام سے ملاقاتیں کی گئیں، اس دوران سقوط ڈھاکہ کا واقعہ پیش آیا، جس میں قادیانیوں نے اہم کردار ادا کیا۔ ادھر پاکستان میں قادیانیوں کا اثر و رسوخ اتنا بڑھ گیا کہ ربوہ (چناب نگر) کو انہوں نے ایک اسٹیٹ کی حیثیت دے دی۔ مسلح فورس ''الفرقان'' کے نام پر تشکیل دی۔ **22** مئی **1974**ء کو نشتر کالج ملتان کے طلباء ربوہ (چناب نگر) کے ذریعے تفریحی سفر پر جا رہے تھے تو ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے ان کو لٹریچر دیا، جس پر طلباء نے احتجاج کیا، لڑائی ہوتے ہوئے رہ گئی۔

29 رمئی 1974 کو واپسی پر مرزا طاہر کی قیادت میں ایک ہزار مسلح افرادان نہتے طلباء پر لاٹھیوں ، برچھیوں اورسریوں کے ساتھ ٹوٹ پڑے۔ مار مار کے طلباء کولہولہان کردیا گیا ۔اس کی اطلاع فیصل آباد پہنچی تو مولانا تاج محمود، مفتی زین العابدین اور دیگر علماءِکرام جمع ہوئے ،فوری طور پر ان کو ہسپتال پہنچایا گیا ۔اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا سیّدمحمد یوسف بنوری تھے،ان کواطلاع کی گئی ،فوری طور پر جماعت کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ بھر پور تحریک چلائی جائے ۔ مولانا مفتی محمود قائد حزبِ اختلاف کی حیثیت سے قیادت کررہے تھے۔اسمبلی میں مولانا شاہ احمد نورانی ، پروفیسر غفور احمد، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ،مولانا غلام غوث ہزاروی،مولانا عبدالحکیم ،مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری،نوابزادہ نصر اللہ خان موجود تھے۔ فوری طور پر ان کا اجلاس ہوا،تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تشکیل پائی ۔

الحمدللہ! مولانا شاہ احمد نورانی نے 44 ممبران کے دستخطوں سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل پیش کیا ۔ 15 رجون 1974ء کو ملک گیر ہڑتال میں عوام نے بے مثال جرأت کا مظاہرہ کیا، قادیانیوں سے سماجی بائیکاٹ کا اعلان ہوا۔

الحمدللہ! تحریکِ ختم نبوت نہ صرف اسمبلی کے اندر جاری تھی ، بلکہ اسمبلی کے باہر بھی پوری قوم سراپا احتجاج تھی ۔شمعِ ختم نبوت کے پروانے ہرگلی کوچے میں تحریک ختم نبوت کا علم بلند کیے ہوئے تھے ۔مولانا سیّد محمد یوسف بنوری کی قیادت اور دیگر اکابرین کی رہنمائی ، جن میں مولانا تاج محمود،مولانا محمد شریف جالندھری ،مولانا عبدالرحیم اشعر،مولانا عبدالستار خان نیازی،مولانا محمد حیات ، ملک اکبر ساقی ، جان محمد عباسی ،مولانا مودودی،شورش کاشمیری اور مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام ، دینی اور مذہبی قائدین ،سیاسی عمائدین اوراسلامیانِ پاکستان نے تاریخ ساز کردار ادا کیا۔

ابتدائی طور پر حکومت نے حسب سابق تحریک کو دبانے کی کوشش کی ،مگر عوامی سیلاب کے آگے بند باندھنا اس کے لئے ممکن نہ رہا تو قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دے کر بل پر بحث شروع ہوئی ۔مولانا محمد یوسف لدھیانوی ،مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی احمد الرحمٰن ، جسٹس محمد تقی عثمانی ،مولانا سمیع الحق ، قاری سعید الرحمٰن ،مولانا محمد شریف ،مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری پر مشتمل کمیٹی مواد مہیا کرتی ،مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق اسے ترتیب دیتے ،مولانا مفتی محمود ،مولانا شاہ احمد نورانی وغیرہ اسمبلی میں اس کو پیش کرتے ۔مرزا ناصر اور مرزا صدر الدین وغیرہ کو بلایا گیا ،ان پر یحیٰی بختیار کے ذریعے مفتی محمود نے جرح کی ۔

قومی اسمبلی کے ممبران کی موجودگی میں مولانا مفتی محمود نے مرزا ناصر کی زبانی ،مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ ''**عقیدہ**'' کہلوادیا کہ

ممبران اسمبلی سمیت ایک ارب سے زائد مسلمان

جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے ،

وہ پکے کافر ہیں ۔

الحمدللہ ! مورخہ **7** ستمبر **1974** کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترامیم عبدالحفیظ پیرزادہ ، وزیر قانون کے ذریعے پیش کی جسے قومی اسمبلی نے منظور کرلیا ۔وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو ، قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام ، دینی اور مذہبی قائدین ، سیاسی عمائدین اور اسلامیانِ پاکستان نے اظہار تشکر کیا ۔

الحمدللہ ! اللہ تعالیٰ شانہٗ کے فضل وکرم سے مسلمانوں کی **90** سال کی طویل جدوجہد سے عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی کا اعلان ہوا ۔

قادیانیوں کے متعلق قومی اسمبلی کے تاریخ ساز فیصلے کا متن

حزبِ اختلاف کی قرارداد

حزبِ اختلاف نے 30 رجون 1974ء کو قادیانیوں کے حوالے سے درج ذیل قرارداد قومی اسمبلی میں پیش ہوئی:

جناب اسپیکر، قومی اسمبلی پاکستان

محترمی!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں:

☆ ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

☆ نیز ہرگاہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوشش، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

☆ نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

☆ نیز ہرگاہ کہ پوری امتِ مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما، کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

☆ نیز ہرگاہ ان کے پیروکار، چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کرکے اندرونی اور بیرونی طور

پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

☆ نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں، جو سعودی عرب میں مکہ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام 6 تا 10 / اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دُنیا بھر کے تمام حصوں سے 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی، متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت، اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے،[34] جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کاروائی کرنا چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار، انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

محرکین قرارداد

مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، مولانا سیّد محمد علی رضوی، مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)، چوہدری ظہور الٰہی، شیر باز خان مزاری، مولانا ظفر احمد انصاری، عبدالحمید جتوئی، صاحبزادہ احمد رضا قصوری، محمود اعظم فاروقی، صدرالشہید اللہ، عمرہ خان، مخدوم نور محمد، غلام فاروق، سردار مولا بخش سومرو، سردار شوکت حیات خان، حاجی علی احمد تالپور، راؤ خورشید احمد خان، رئیس عطا محمد خان مری۔

بعد میں دیگر ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے:

نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی، غلام حسن خان دھاندلا، کریم بخش اعوان، محمد نذیر سلطان، مہر غلام حیدر بھروانہ، میاں محمد ابراہیم برق، صاحبزادہ صفی اللہ، صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری، ملک جہانگیر خان، عبدالسبحان خان، اکبرخان مہمند، میجر جنرل (ریٹائرڈ) جمالدار، حاجی صالح محمد، عبدالمالک خان، خواجہ جمال محمد کوریجہ۔

قادیانیوں کوغیر مسلم اقلیت قرار دینے کا سرکاری ترمیمی بل

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی عوامی تحریک کے حوالے سے 7ستمبر 1974ء کوشام چار بجے قومی اسمبلی کا ایک فیصلہ کن اجلاس ہوا، جس میں وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی منظوری سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے قادیانیوں کوغیر مسلم اقلیت قرار دینے کے ترمیمی بل کی منظوری کا اعلان کیا۔ اس سرکاری بل کا متن درج ذیل ہے:

"آئین پاکستان میں ترمیم کے لئے بل"

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعدازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔ لہٰذا بذریعہ ہٰذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

1: مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:

(1) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ 1974ء کہلائے گا۔

(2) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

2: آئین کی دفعہ 106 میں ترمیم:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں، جسے بعدازیں آئین کہا جائے گا۔

دفعہ 106 کی شق (3) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کئے جائیں گے۔

3: آئین دفعہ 260 میں ترمیم:

آئین کی دفعہ 260 میں شق (2) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی، یعنی (3) جو شخص حضرت محمد ﷺ جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان اغراض اور وجوہ:

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے، اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے، تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا، یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کافر کیوں ہیں؟

مرزا قادیانی اور اس کے متبعین مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(1) مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

(2) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بن باپ ولادت کا انکار

(3) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع آسمانی اور قرب قیامت میں ان کے دوبارہ آنے کا انکار۔

(4) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ناقابل بیان گستاخیاں۔

(5) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اہانت خصوصاً خاتم الانبیاء حضور اقدس ﷺ کی شان میں بے ادبی و گستاخی۔

(6) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات سے انکار۔

(7) اسلامی فریضہ جہاد کا انکار۔

(8) مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والے مسلمانوں کی تکفیر۔

(بحوالہ: ردّ قادیانیت کے زرّیں اُصول)

☆ مجاھدینِ ختم نبوت کا اعزاز

الحمد للہ ! اُمّتِ مسلمہ نے سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النّبیین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی ناموس اور عزت وحرمت پر قربان ہوتے ہوئے ہر دور کے جھوٹے نبی اور اُس کی جھوٹی نبوت، دونوں کو ہی دفن کردیا۔ بلاشبہ ختم نبوت کی مبارک محنت میں سرفہرست خلیفہ اوّل امیر المؤمنین سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، خلفائے راشدینؓ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی پاکیزہ جماعت ہے، جنہوں نے ختم نبوت کا حق ادا کیا۔ بعد ازاں تابعینؒ، تبع تابعینؒ، آئمہ کرامؒ، محدثین ومفسرین کرامؒ، اولیاء عظامؒ اور

علماءِ ربّانی ؒ ، یہ سب پاکیزہ ہستیاں مجاہدین ختم نبوت تھے، اللہ تبارک تعالیٰ ان مقدس ہستیوں کو اپنے شایانِ شان بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو ختم نبوت کا مجاہد بنائے۔

الحمدللہ ! وہ مجاہدین جن کا جینا مرنا ختم نبوت کے لئے تھا، جو ساری زندگی سارقانِ ختم نبوت پر شاہین بن کر جھپٹتے رہے، جنہوں نے اپنی کڑیل جوانی کا خون دے کر چراغ ختم نبوت کو روشن رکھا جنہوں نے اپنی لاشوں کا بند باندھ کر مسلمانوں کی نوخیز نسل کو دریائے ارتداد میں ڈوبنے سے بچالیا، جنہوں نے عمر عزیز کی جوانی کی بہاریں جیل کی کال کوٹھریوں میں گزاردیں، جن کے دست وبازو تو قلم ہوگئے لیکن انہوں نے پرچم ختم نبوت کو گرنے نہ دیا، جنہوں نے کالی سڑکوں پر اپنے خون سے ختم نبوت زندہ باد رقم کیا، جنہوں نے جابر حکمرانوں کے ایوانوں میں ''لا نبی بعدی'' کے نعرے بلند کئے ..... اُن مجاہدین ختم نبوت کی عظمت کو سلام۔

فتنہ قادیانیت، چودہویں صدی کا عظیم فتنہ ہے، جسے انگریز نے اپنے مقاصد کے لئے اسے جنم دیا اور پھر اس کی پشت پناہی کرتے ہوئے اسے پوری دُنیا میں متعارف کروایا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے فضل وکرم سے علماءِ اُمّت نے مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ہی اس کا تعاقب شروع کردیا تھا، جو اب تک جاری ہے اور جب تک یہ فتنہ دُنیا میں باقی ہے، ختم نبوت کے مجاہدین اور خدام اس کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

(بحوالہ: ردِّ قادیانیت کے زریں اُصول)

الحمدللہ ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے یوں تو بے شمار اپنے نیک بندوں کو خواب میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب فرمائی ہے، ذیل میں تبرکاً چند واقعات اُن اہل اللہ کے تحریر کئے جاتے ہیں، جنہیں ختم نبوت کے اعزاز

میں یہ سعادت نصیب ہوئی:

☆ مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے، صوبہ بہار سے تعلق رکھتے تھے، آپ کا زیادہ وقت وظائف، عبادات اور مجاہدات میں گزرتا تھا۔ انہیں کئی بار خواب میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک مرتبہ آپ کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی، انہوں نے نہایت ادب واحترام سے صلوٰۃ وسلام پیش کیا، حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا!

محمد علی! تم وظیفے پڑھنے میں مشغول ہو اور قادیانی میری ختم نبوت کی تخریب کر رہے ہیں، تم ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کی تردید کرو۔

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، اس مبارک خواب کے بعد نماز فرض، تہجد اور دُرود شریف کے علاوہ تمام وظائف ترک کر دیے، دن رات ختم نبوت کے کام میں منہمک ہو گیا۔ (بحوالہ: عشق نبوی ﷺ کے ایمان افروز واقعات)

☆ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حجاز کے مبارک سفر میں مکہ معظمہ **(1890)** ء میں میری ملاقات حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی، جو صاحب کشف بزرگ تھے، انہوں نے مجھے شدید اصرار اور تاکید سے حکم دیا کہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ (فتنہ قادیانیت) ظاہر ہونے والا ہے، لہٰذا تم وطن واپس چلے جاؤ، تم اگر بالفرض اپنے گھر میں بیٹھے بھی رہے تو یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا، علماءِ عصر کے عقائد محفوظ رہیں گے اور اس طرح ملک میں امن رہے گا، چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کشف کو مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتا ہوں اور حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی

خواب میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی، جس میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا!

مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا اور تو خاموش ہے۔

(بحوالہ: عشق نبوی ﷺ کے ایمان افروز واقعات)

☆ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ حجاز مقدس میں تھے اور حضرت کا ارادہ تھا کہ بقیہ عمر دیارِ حبیب ﷺ میں ہی گزاروں، لیکن ایک رات رحمۃ للعالمین، سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، حضرت محمد ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا!

مدینہ طیبہ سے میری زیارت کے بعد پاکستان جانا، وہاں میری نبوت پر کتے لپکے ہوئے ہیں، تم بھی اس کی حفاظت کرو اور عطاء اللہ شاہ بخاری کو میرا سلام پہنچا کہ کہہ دینا کہ وہ اسی کام پر ڈٹا رہے۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا جب یہ پیغام ملا تو کچھ عرصہ کے بعد دہلی دروازہ لاہور میں امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ختم نبوت کے موضوع پر تقریر ہوئی، تقریر کے دوران میں ایک بار والہانہ جھوم کر فرمایا، میں تو پہلے ہی اللہ تعالیٰ شانہٗ کے فضل سے باز آنے والا نہیں تھا، مگر اب تو ''سوہنے'' یعنی محبوب ﷺ کا پیغام آگیا ہے، ہاں! ہاں! میرا سب کچھ ختم نبوت کی حفاظت پر قربان ہو جائے تو پرواہ نہیں۔

(بحوالہ: عشق نبوی ﷺ کے ایمان افروز واقعات)

☆ حضرت مولانا رسول خانؒ نے جو بہت بڑے محدث تھے، فرمایا کہ ایک خواب میں رحمۃ للعالمین، سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، حضرت محمد ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک سنہری طشت میں ایک دستار مبارک لائی گئی، حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا!

اُٹھو اور میرے بیٹے عطاء اللہ شاہ بخاری کے سر پر (دستار) باندھ دو، میں اس سے خوش ہوں کہ اس نے میری ختم نبوت کے لئے بہت سارا کام کیا ہے۔

(بحوالہ: عشق نبوی ﷺ کے ایمان افروز واقعات)

☆ **1953-54** ء کی تحریک ختم نبوت میں جب سارے مرکزی رہنما اور لیڈر گرفتار ہوئے تو مولانا غلام غوث ہزاروی کو مرکزی قیادت کی طرف سے حکم ملا کہ پیچھے رہ کر کام کریں اور گرفتاری نہ دیں، مگر جب لاہور کے حالات قابو سے باہر ہو گئے اور تحریک کی طاقت ومقبولیت کے مظاہر سامنے آ گئے تو حکومت نے قوم کے مطالبہ کو ماننے کی بجائے لاہور میں مارشل لاء نافذ کر کے اسے فوج کے حوالے کر دیا۔ فوج نے چارج سنبھال کر یہ معلوم کیا کہ یہ تحریک ایسے پروگرام اور منظم طریقے سے کون چلا رہا ہے کہ مارشل لاء کے باوجود تحریک رُکتی نہیں اور بڑھتی جاتی ہے؟ چنانچہ فوجی افسروں کو معلوم ہوا کہ یہ ساری گرما گرمی مولانا غلام غوث ہزاروی اور ان کے چند رفقاء کار کے دَم خم سے قائم ہے، جب تک وہ گرفتار نہ ہوں، تحریک دَب نہیں سکتی۔ چنانچہ ان کی گرفتاری کے لئے متعدد جگہوں پر چھاپے مارے گئے، مولانا ہزاروی کے رفقاء کار مولانا عبدالستار نیازی وغیرہ

گرفتار ہو گئے، مگر مولانا ہزاروی ان کے ہاتھ نہ لگے۔

فوج نے اعلان کر دیا کہ مولانا غلام غوث ہزاروی جہاں ملیں، انہیں گولی مار دی جائے اور یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو شخص مولانا ہزاروی کو زندہ یا مردہ گرفتار کرائے گا، یا ان کی گرفتاری میں مدد پہنچائے گا، اسے دس ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا، اس اعلان کے بعد حالات سخت سے سخت تر ہو گئے، مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ولی کو فوجی زعماء بھی شکست نہ دے سکے، مولانا غلام غوث ہزاروی خود فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات مخفی رکھی اور کسی کو نہیں بتائی، فرمایا! جب میں روپوش تھا، پولیس اور فوج میری تلاش میں جگہ جگہ چھاپے مار رہی تھی، مجھے اس وقت سخت پریشانی لاحق ہوئی، اپنی حالت سوچتا تھا کہ اگر گولی سے مارا جاتا ہوں تو یہ بزدلی کی موت ہوگی اور اگر گرفتاری کے لئے ظاہر ہوتا ہوں تو مرکز کے حکم کی خلاف ورزی ہے، اس پریشانی میں تین دن گزر گئے، تیسرے روز جبکہ میں کچھ نیند اور کچھ بیداری کی حالت میں تھا کہ سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، حضور اقدس ﷺ کی زیارت مبارکہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میری پیشانی پر رکھ کر فرمایا!

مولوی غلام غوث تم نے میری ناموس کے لئے قربانی دی ہے،

تم پریشان مت ہو، کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا،

اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ وناصر رہے گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی فرماتے ہیں کہ جب میری آنکھ کھلی تو طبیعت میں زیارتِ نبوی ﷺ سے بشاشت کے ساتھ کامل اطمینان پیدا ہو گیا، پھر اس کے بعد بہت سی تکالیف آئیں، مگر قطعاً پریشانی نہیں ہوئی اور اس کے بعد ہی میں پولیس اور فوج کو جل دے کر لاہور سے باہر چلا گیا۔ لاہور میں جب تک رہا، ایسے اوقات بھی آئے کہ پولیس اور فوج

والے میری امامت میں نماز پڑھتے رہے، لیکن حفاظتِ الٰہی اور بشارتِ نبوی ﷺ کا نتیجہ تھا کہ پہچان نہ سکے۔

(بحوالہ: عشقِ نبوی ﷺ کے ایمان افروز واقعات)

☆ حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں مجھے یہ بیان کرنے سے منع فرمایا تھا، لیکن اب اس کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں، فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک صاحب نسبت بزرگ نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ کی طرف سے حضرت مفتی محمود صاحبؒ کو ان الفاظ میں پیغامِ بشارت دیا گیا:

میری طرف سے آپ کو سلام کہیں، ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے قوت وطاقت کے طلبگار رہوں، ہمیشہ حق بات کہیں، اللہ تعالیٰ سچ اور حق کہتا ہے اور وہی صحیح راستہ کی رہنمائی کرتا ہے۔

میں نے جب عرض کیا کہ حضرت! سفرنامے میں اس کو شائع کیا جائے، پہلے تو کچھ نہ کہا، جب ریاض جانے کے لئے مدینہ منورہ ایئرپورٹ کی طرف جا رہے تھے تو از خود فرمایا کہ اس خواب کو مت لکھو، اس سے خودستائی کا پہلو نکل آئے گا۔

(بحوالہ: عشقِ نبوی ﷺ کے ایمان افروز واقعات)

سبحان اللہ! یہ حقیقت ہے کہ انسان اپنی محنت و ذہانت سے ڈاکٹر اور انجینئر تو بن سکتا ہے، اپنی ذکاوت سے عالم اور اسکالر تو بن سکتا ہے، جہدِ مسلسل سے محدث و مفسر تو بن سکتا ہے، تقویٰ وعبادت سے ولی اللہ تو بن سکتا ہے، لیکن وہ ذکاوت وذہانت، عبادت وریاضت اور تزکیہ وتربیت سے نبی نہیں بن سکتا، کیونکہ نبوت کسبی چیز نہیں ہے

کہ محنت وکاوش سے اس تک پہنچا جائے ، بلکہ نبوت وہبی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے حضورِاقدس ، رحمۃ للعالمین ، سیّد الانبیاء والمرسلین ، خاتم النبیّین ، حضرت محمد ﷺ پر رسالت ونبوت کو ختم فرما دیا ہے، لہٰذا اب قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی رسول ۔

میری **قادیانیوں** سے اپیل ہے:

خدارا! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ،

دلوں کے اندھے اور آنکھوں کے نابینا نہ بنو..... اور

حق کو پہچانو۔

میرے آقا، حضورِاقدس ، رحمۃ للعالمین ، حضرت محمد ﷺ آخری نبی ورسول ہیں..... آپ ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں..... اب قیامت تک کوئی نیا نبی و رسول نہیں آئے ۔

خدارا! دینِ حق کی طرف لوٹ آؤ،

جسے پیغمبرِ اسلام ، رحمۃ للعالمین ، خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ لے کر آئے ہیں اور جس دین میں خاتم الانبیاء والمرسلین ، حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی اور نبی کی بعثت کا تصور بھی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ذات امّت مسلمہ کو ناموس وعظمتِ رسالت ﷺ کی حفاظت وپاسبانی کے لئے تن ، من ، دھن قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں زمرہ غلامانِ محمد ﷺ میں حشر فرماویں۔ (آمین)